Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۲۴/۷۵ | بدھ ۸ رمضان المبارک ۱۴۱۰ھ، ۴ شہادت ۱۳۶۹ ہش، ۴ اپریل ۱۹۹۰ء | نمبر ۷۷

زمانے کی دوری کا ازالہ

"زمانے کی دوری کو اخلاق کی قربت کے ذریعے مٹایا جاسکتا ہے اور نیک اعمال کے نتیجے میں زمانے کے فاصلے ماضی میں بھی طے ہوسکتے ہیں۔ اور مستقبل میں بھی طے ہوسکتے ہیں۔ پس اس پہلو سے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم ہر صدی کے قدم پر یہ دیکھیں کہ ہمارا قدم پچھلی صدی کے ساتھ ملا ہوا ہے یا نہیں۔ اور ہمارا اخلاق اور عملی فاصلہ کہیں بڑھ تو نہیں رہا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔ الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء صا)

جماعت احمدیہ کی (۷۱) ویں مجلس مشاورت کا انعقاد

صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے کی

ربوہ۔ ۲۵ امان (مارچ) اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ جماعت احمدیہ کی ۷۱ ویں مجلس مشاورت جمعہ ۲۳ مارچ تا ۲۵ مارچ ۱۹۹۰ء جاری رہنے کے بعد بخیروخوبی اختتام پذیر ہوگئی۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق مجلس مشاورت کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی ربوہ نے کی۔ اس مجلس مشاورت میں مرد نمائندگان کی تعداد ۶۲۰ تھی۔ جبکہ خواتین نمائندگان کی تعداد ۲۵ تھی۔ لاؤڈ سپیکر استعمال نہ ہونے کے باوجود جملہ نمائندگان اور زائرین نہایت صبر و سکون اور وقار و احترام کے ساتھ مشاورت کی کارروائی سنتے رہے۔

پہلے اجلاس میں کمیٹیاں مقرر کی گئیں۔ جنہوں نے پہلے دن اپنے اجلاسوں کا انعقاد کیا۔ اگلے دو دن ان سب کمیٹیوں کی رپورٹوں پر نمائندگان نے اپنی آراء کا اظہار کیا اور ان پر سفارشات مرتب کیں۔ یہ سفارشات حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض منظوری بھجوائی جائیں گی۔

مشاورت کے دوسرے دن گذشتہ سال کی شوریٰ کے فیصلوں کی تعمیل کی رپورٹیں پیش کی گئیں۔

دوسرے دن شب کو دارالضیافت کی طرف سے نمائندگان کے اعزاز میں ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا۔

آخری دن مجلس مشاورت کی بحث کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا روح پرور پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد دعا ہوئی اور اس طرح سے مجلس مشاورت کا اختتام ہوا۔

جماعتی کاموں میں خدا تعالیٰ کی مدد کی ضرورت

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"جماعتی کاموں میں خدا تعالیٰ کی مدد کی بہت زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ اگر کسی فرد کا کام خراب ہوجاتا ہے تو اس کا اثر اسی کی ذات پر ہوگا لیکن اگر جماعت میں کوئی غلطی پیدا ہوگی تو سارا کام خراب ہوجائے گا۔ بچپن میں ہم ایک کھیل کھیلا کرتے تھے شاید اب بھی بچے کھیلتے ہوں اور وہ اس طرح کہ ہم ایک لائن میں تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر اینٹیں کھڑی کر دیتے تھے۔ پھر اس لائن کے ایک طرف کھڑے ہوکر ایک اینٹ کو ٹھوکر لگاتے تھے تو وہ اینٹ دوسری اینٹ پر گرتی تھی وہ اینٹ تیسری اینٹ پر گرتی تھی اور پھر وہ چوتھی اینٹ پر گرتی تھی۔ اس طرح ایک خاصا نظارہ پیدا ہو جاتا تھا اور وہ پچاس ساٹھ اینٹوں کی لائن ساری کی ساری گر جاتی تھی۔ یہی حال جماعت کا ہے ایک آواز آتی ہے اور ساری کی ساری جماعت کھڑی ہوجاتی ہے اور ایک ٹھوکر لگتی ہے تو ساری کی ساری جماعت گر جاتی ہے۔ ایسے حال میں خدا تعالیٰ پر نظر رکھنا اور اس پر توکل کرنا بڑا ضروری ہے اور اس میں ذرہ بھر کوتاہی کرنا جماعت کی جماعت کو گرا دیتا ہے۔ اب اگر خالص انسانی کاموں میں خدا تعالیٰ سے استمداد کرنا اثر پیدا کرتا ہے تو خدائی کاموں میں اس سے استمداد کرنا کیوں اثر پیدا نہ کرے گا۔ دنیا میں قومیں گرتی اس لئے ہیں کہ ان کے افراد کام کی عظمت اور اپنی کمزوریوں کو دیکھ کر ہمت ہار بیٹھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھتے اور اس سے استمداد نہیں کرتے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاؤ گے تو تم ضرور کامیاب ہوگے خدا تعالیٰ نے جب خود ایک کام کرنے کا حکم دیا ہے تو وہ اسے کیوں پورا نہیں کرے گا۔ کیا یہ ہوسکتا ہے کہ تم خدا تعالیٰ کا کام کرو اور وہ خود اپنا کام نہ کرے۔ جب آقا اپنے کسی نوکر کو کوئی کام کرنے کا حکم دیتا ہے تو اسے اپنے کام کا اپنے نوکر سے زیادہ احساس ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳ نومبر ۱۹۵۱ء)

○ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۹ء بروز ہفتہ مکرم جناب ضیاء اللہ صاحب کی کوٹھی واقع 61/D ڈیفنس سوسائٹی۔ لاہور میں مکرم نذیر احمد صاحب نے مکرم محمد امین لیسین صاحب ابن مکرم محمد لیسین لکھنوی صاحب (سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کراچی) کا نکاح عزیزہ طاہرہ صاحبہ بنت گروپ کیپٹن صلاح الدین صاحب سے پڑھا۔

مورخہ ۹ جنوری ۱۹۹۰ء کو اس تقریب کے سلسلہ میں شیرٹن ہوٹل کراچی میں دعوت ولیمہ دی گئی جس میں جماعت کراچی کے احباب کے علاوہ بڑی تعداد میں سول، ملٹری، بحریہ اور ایئرفورس کے افسران نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے مختصر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد دعا کروائی۔

○ مکرم قاضی حنیف احمد صاحب سول انجینئر شاہ تاج شوگر ملز ابن مکرم قاضی سعید احمد صاحب کی شادی مورخہ ۳۱ جنوری ۹۰ء کو محترمہ لبنیٰ شاہد صاحبہ بنت مکرم راجہ سلیمان شاہد صاحب کے ہمراہ نصیرہ۔ کھاریاں میں عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو نصیرہ میں بعوض پچپن ہزار روپے حق مہر کیا گیا تھا۔

○ مکرم قاضی رفیق احمد صاحب ابن مکرم قاضی سعید احمد صاحب کی شادی محترمہ شمیم آرا صاحبہ بنت مکرم محمد یوسف صاحب کے ہمراہ مہت پور ضلع سیالکوٹ میں مورخہ یکم فروری کو عمل میں آئی۔ ان کے نکاح کا اعلان رخصتی سے قبل مکرم نصیر احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے بعوض ۱۵ ہزار روپے حق مہر فرمایا اور دعا بھی کروائی۔

قارئین دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل

پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت : دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ شہادت ۱۳۶۹ ہش ۴ اپریل ۱۹۹۰ء

اصلاحِ نفس

اصلاحِ نفس نہ صرف انسان کی اپنی ذات کیلئے مفید اور ضروری ہے بلکہ اسکے بغیر وہ دوسروں کی اصلاح بھی نہیں کر سکتا ۔ اور اس طرح اصلاحِ نفس کی کوشش نہ کرنے سے دوہری نیکی سے محروم رہتا ہے ۔ اصلاحِ نفس کی اس لئے بھی ضرورت ہے کہ ہر شخص اپنی اصلاحِ نفس کر لے تو معاشرہ بہتر ہو جائے اور اس میں ایک حُسن پیدا ہو جائے ۔ اصلاحِ نفس کے یوں تو کئی طریق ہیں بلکہ جتنے انسانی زندگی کے پہلو ہیں اتنے ہی اصلاحِ نفس کے طریق ہیں لیکن سب سے بہتر طریق محاسبہ ہے ۔ اگر انسان اپنا محاسبہ کرتا رہے اور محاسبہ کے نتیجے پر غور کرتا رہے تو اسے یہ بھی محسوس ہونے لگے گا کہ اس میں کمی کیا ہے اور یہ بھی سمجھ آنے لگے گی کہ اس کمی کو دُور کس طرح کیا جا سکتا ہے ۔

کسی نے حضرت امام جماعت (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپکی مدد فرماتا رہے) سے پوچھا کہ کیا اپنی اصلاحِ نفس کے بغیر دوسروں کی اصلاحِ نفس کی کوشش کرنی چاہیئے یا نہیں ۔ حضور نے فرمایا ضرور کرنی چاہیئے ۔ کیونکہ اس سے بھی اپنی اصلاح کی توفیق ملتی ہے ۔ یہ تو نہیں ہو سکتا کہ آپ دوسروں کو تو ان کی خامیوں کی طرف توجہ دلاتے رہیں اور نیکیوں کی تلقین کرتے رہیں اور خود اپنی خامیوں کی طرف توجہ ہی نہ دیں اور نیکیوں کی طرف قدم نہ بڑھائیں ۔ یہ ضروری نہیں کہ انسان پہلے مکمل طور پر اپنی اصلاحِ نفس کرے اور پھر دوسروں کیطرف توجہ دے ۔ اور اپنی اصلاحِ نفس کی تکمیل کا بھی کب پتہ چلتا ہے ۔ یہ تو ایک عملِ مسلسل ہے ۔ اس عمل کو جاری رہنا چاہیئے ۔ اپنی طرف دیکھ کر بھی اور دوسروں کی طرف دیکھ کر بھی ۔ کہ انسان کے لئے یہ دونوں طریق سبق حاصل کرنے کا ذریعہ بن جاتے ہیں ۔

وقفِ عارضی خاص طور پر اصلاحِ نفس کا ذریعہ ہے ۔ آپ ارادہ اور تہیّہ کر کے اپنی جماعت کے چند ایک لوگوں کے پاس جاتے ہیں کہ ان پر نظر رکھیں گے ۔ انہیں سکھائیں گے پڑھائیں گے اور نیکیوں اکی تلقین کریں گے ۔ کم از کم پندرہ دن آپ ان کے پاس قیام کرتے ہیں اور ان پندرہ دنوں میں لمحہ بہ لمحہ آپ کو اپنی باتوں پر غور کرنے کا موقعہ ملتا ہے ۔ اور دوسروں کی باتوں پر بھی ۔ اور ہر قدم پر آپ یہ کوشش کرتے ہیں کہ دوسرے بھی اچھے بنیں اور آپ بھی پہلے سے زیادہ اچھے ہو جائیں ۔ اور دعاؤں کی طرف بھی خاص توجہ پیدا ہو جاتی ہے ۔ یہ سب باتیں مل کر ایک انقلاب کی سی صورت پیدا ہو جاتی ہے ۔

آئیے ہم میں سے ہر شخص وقفِ عارضی کی سکیم میں حصہ لے ۔ اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے دئے ہوئے اس موقعہ سے فائدہ اٹھا کر اپنے آپ کو بھی بہتر سے بہتر بنائیں اور دوسرے بھائیوں (اور بہنوں) میں نیکی کے جذبات پیدا کریں ۔

نوجواں ہیں ہمارا مستقبل
ان سے وابستہ ہے حصولِ کمال
ہر گھڑی ہم دعائیں کرتے ہیں
ہو نہ جائیں یہ صرفِ استحصال

ابوالاقبال

ستاروں سے آگے سفر کر رہا ہوں
منازل سے صرفِ نظر کر رہا ہوں

وفا ہے وفا سے کچھ آساں نہیں ہے
سمجھتا ہوں سب کچھ مگر کر رہا ہوں

سمندر کی گہرائیاں ناپنے کو
ترے دیدہ و دل میں گھر کر رہا ہوں

کھٹکتی ہے پرواز میری تو پھر لے
تری نذر سب اپنے پَر کر رہا ہوں

نہ ٹپکے تو آنسو ہے پانی کا قطرہ
گرا کر اسے مَیں گہر کر رہا ہوں

دعا پر بھروسے کا اظہار کر کے
اثر کو مَیں زیرِ اثر کر رہا ہوں

مَیں اب نورِ فطرت کی شمعیں جلا کر
ہر اِک آنکھ کو دیدہ وَر کر رہا ہوں

مجھے تیرا انجام معلوم تو ہے
بیاں سے مگر درگزر کر رہا ہوں

تلاشِ مسلسل میں کاٹی ہیں صدیاں
بہم اب بھی زادِ سفر کر رہا ہوں

مَیں ہوں تشنہ لب تشنہ لب ہی رہونگا
سرابوں کی منزل کو سَر کر رہا ہوں

مرا شوق بھی بن گیا ہے کمندیں
اُمیدوں کو مَیں راہبر کر رہا ہوں

نسیم اعتمادِ شبِ تیرہ دیکھو
سرِ شام ہی مَیں سحر کر رہا ہوں

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون سین

محترمہ بے نظیر بھٹو کا خطاب

(خلاصہ)

گزشتہ روز وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے ۲۰ منٹ کے ملک گیر خطاب میں کہا کہ اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جا رہی ہے کہ نوجوان اپنے خوابوں پر نظر ثانی کریں اور صحیح خطوط پر تعلیم حاصل کرنے کی سعی کریں۔ آپ نے صوبائی حکومتوں کو اس بات کی تلقین کی کہ تعلیمی اداروں میں جو اسلحہ موجود ہے۔ اس کو فوری طور پر اپنے قبضے میں لے کر تعلیمی اداروں کو تعلیم ہی کا مرکز بننے دیں۔ آپ نے سیاست دانوں اور ماہرین تعلیم کے علاوہ تجار حضرات اور امراء کو اس بات کی تلقین کی کہ وہ اپنے آپ کو اسراف سے محفوظ رکھیں اور دوسروں کے لئے سادگی کی مثالی زندگی کا نمونہ پیش کریں۔ آپ نے متعدد فلسفیانہ عوامل کا بھی ذکر کیا اور اس خطاب میں کشمیر اور افغانستان کا ذکر بھی شامل ہے۔ امن عامہ اور امن عالمگیر کے لئے آپ نے کہا کہ یہ بات نہائت ضروری ہے کہ اقوام متحدہ کو آخری فیصلہ کرنے کا حق دیا جائے اور اس حق کو تسلیم کیا جائے۔ پاکستان، آپ نے کہا، اقوام متحدہ کے اس حق کو تسلیم کرتا ہے۔ ہم اس بات سے حیران ہیں کہ ہندوستان اس لئے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے کہ پاکستان کے لوگ کشمیریوں کے حق خود ارادیت کی طرف داری کرتے ہیں۔ بھارت کی ناراضگی اس لئے بھی ناقابل فہم ہے کہ اس نے بھی اقوام متحدہ کے چارٹر پر دستخط کئے ہوئے ہیں۔ شملہ معاہدہ کے متعلق آپ نے کہا کہ اس میں کشمیر کو ایک متنازعہ علاقہ مانا گیا ہے اور یہ بات بھی اس معاہدے کا حصہ ہے کہ گفت و شنید اور پر امن طریق پر اس تنازعہ کا فیصلہ کیا جائے۔ آپ نے افغانستان کا بھی ذکر کیا اور کہا کہ وہاں امن کے لئے یہ بات ضروری ہے۔ کہ ایک قابل اعتماد نمائندہ حکومت تشکیل دی جائے جو افغانیوں کی امیدوں پر پوری اترنے والی ہو۔ آپ نے کہا کہ جمہوری حکومتیں اپنے دستور سے راہنمائی حاصل کرتی ہیں اور یہی بات انکی مضبوطی اور استحکام کا باعث ہوتی ہے۔ آپ نے کہا کہ مارشل لاء دستور نہیں ہے اور یہ قانون کی حکومت کا خاتمہ کرنے والی چیز ہے۔ اس سے قومی اتحاد کو بھی نقصان پہنچتا ہے۔ آج ہمیں اس بات کا عہد کرنا چاہیئے کہ ہم اپنی ماضی کی غلطیوں کو کسی صورت میں بھی نہیں دہرائیں گے اور دستور اور آزادی اور احترام قانون کو ہمیشہ مضبوطی کے ساتھ تھامے رہیں گے۔

آپ نے یہ بھی کہا کہ تاریخ پر نظر دوڑانے سے پتہ چلتا ہے کہ بہترین فوجیں صرف ان ملکوں کے پاس ہیں جہاں سول حکومتیں موجود ہیں۔ گزشتہ پچاس سال میں تیسری دنیا میں ہونے والی جنگوں میں صرف وہی ملک فتحیاب ہوئے ہیں جن کے پاس سول حکومتیں تھیں۔

آپ نے کہا کہ پاکستان فرانس اور چین سے نیوکلیئر پاور پلانٹ اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے حاصل کر رہا ہے۔ ہم لوڈ شیڈنگ کو ختم کر کے صنعتکاری کی ترقی کے خواہاں ہیں یہ ہمارا خواب ہے اور ہم اپنا خواب آنے والی نسلوں کو پیش کرتے ہیں۔ نوجوانوں کے متعلق آپ نے کہا کہ تعلیمی اداروں میں ان کے ہاتھ میں کتابیں ہونے کی بجائے بندوقیں ہیں اور اس طرح یہ ادارے غنڈوں کی آماجگاہ بن گئے ہیں۔ جذباتیت اور قانون کی خلاف ورزی نے ہمارے نوجوانوں کے خوابوں کو روند کر رکھ دیا ہے۔ اب وقت آگیا ہے کہ وہ اپنے خوابوں پر نظر ثانی کریں۔ جہاں تک ملک میں قیام امن کا تعلق ہے آپ نے کہا کہ یہ تمام صوبوں کی ذمہ داری ہے اس لئے آپ نے صوبائی حکومتوں کو کہا کہ وہ تعلیمی اداروں کو بندوقوں سے پاک صاف کر کے صحیح معنوں میں طلباء کے ہاتھوں میں قلم اور کتابیں دیں۔

جہاں تک اقتصادیات کا تعلق ہے آپ نے نجی شعبے کو آگے آنے کی دعوت دی اور کہا کہ سرکاری اور نجی شعبے بھرپور طریق پر پاکستان کی تجارت کو آگے بڑھائیں۔ جو پبلک سیکٹر کے صنعتی یونٹ ہیں۔ وہ بڑے بڑے سرمایہ داروں کے ہاتھوں فروخت نہیں کئے جائیں گے بلکہ یہ کوشش کی جائے گی کہ زیادہ سے زیادہ لوگ اور زیادہ سے زیادہ کام کرنے والے اشخاص ان سے فائدہ اٹھائیں جو ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد میں ہوں۔

پاکستان اور ترکی تجارت

۱۹۸۸ء میں لاہور اور استنبول کے درمیان چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری نے جو تجارتی معاہدہ کیا تھا۔ اس کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ترکی کے اقتصادی خارجہ تعلقات بورڈ کے مسٹر شیلک کردوگلو (CELIK KURDOGLU) نے کہا ہے کہ اس پر عمل درآمد ہونا چاہیے۔ لاہور میں چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کی انتظامیہ کمیٹی سے گزشتہ روز گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ لاہور چیمبر کے ایک خاصے بڑے تجارتی وفد سے دو سال قبل ایک تجارتی معاہدہ کیا تھا۔ جس میں اس بات پر زور دیا گیا تھا کہ تجارت بڑھانے کے مواقع پر غور ہونا چاہیے۔ لیکن اس وقت سے اب تک اس معاملے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ انہوں نے لاہور چیمبر کو بتایا کہ ترکی میں چمڑے کے جیکٹ اور چمڑے کی دیگر بنی ہوئی اشیاء اور خاص طور پر وہ جو کھیلوں میں کام آتی ہیں کی بہت زیادہ مانگ ہے۔ فی الوقت یہ چیزیں یوروپ اور بعض دیگر ایشیائی ممالک سے درآمد کی جاتی ہیں۔ چونکہ پاکستان یہ چیزیں زیادہ بہتر کوالٹی کی بناتا ہے۔ ہم یہاں سے یہ مال درآمد کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی بھی یقین دہانی کرائی کہ ترکی حکومت ہر قسم کے تعاون کا ہاتھ بڑھائے گی۔ اس کے علاوہ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا۔ کہ دو طرفہ درآمدات اور برآمدات کو بھی بڑھانے کی ضرورت ہے۔ لاہور چیمبر کے صدر مسٹر طارق حمید نے ترکی سے آمدہ مہمانوں کو بتایا کہ گزشتہ پانچ سال سے دونوں برادر ملکوں کے درمیان تجارت روز افزوں ترقی پر ہے۔ اس وقت پاکستان ترکی سے زیادہ مال درآمد کرتا ہے اور اس طرح پاکستان کی درآمدات زیادہ ہیں اور ترکی کی کم ضرورت اس بات کی ہے کہ ترکی بھی پاکستان سے مزید مال درآمد کرے۔ انہوں نے وفد سے اس بات کی بھی اپیل کی کہ وہ پاور جنریشن پراجیکٹس میں پاکستان کی مدد کریں۔

جمی کارٹر کی کوششیں

حال ہی میں امریکہ کے سابق صدر جمی کارٹر نے اسرائیل کا تین روزہ دورہ کیا جمی کارٹر کے ذریعے ہی اسرائیل اور مصر کو قریب لانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس دورے کے اختتام پر آپ نے کہا کہ فلسطینیوں اور اسرائیلی حکومت کی آپس میں گفت و شنید ہونی چاہیئے۔ یہ گفت و شنید زیادہ بہتر نتائج کے لئے راہ ہموار کرے گی۔ مسٹر کارٹر نے کہا کہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے کہ پی ایل او مثبت اور منفی دونوں کردار ادا کر سکتی ہے۔ آپ نے یہ بات تل ابیب ائر پورٹ پر ایک پریس کانفرنس کے دوران کہی۔ مسٹر کارٹر نے کہا کہ میری یہ خواہش ہے کہ آئندہ چند روز میں اسرائیل کو ایک مضبوط حکومت میسّر آ جائے۔ جیسا کہ ہمارے قارئین کو معلوم ہو گا۔ لیبر پارٹی اور لکڈ پارٹی کی متحدہ حکومت گزشتہ روز ٹوٹ گئی تھی۔

ڈاؤ میڈیکل کالج میں سمپوزیم

سندھ کے گورنر جسٹس ریٹائرڈ فخر الدین جی۔ ابراہیم نے گزشتہ روز کہا کہ سماجی مسائل کو محبت صبر اور رواداری سے حل کیا جا سکتا ہے۔ آپ ڈاؤ میڈیکل کالج اور سول ہسپتال کے سالانہ سمپوزیم سے خطاب کر رہے تھے آپ نے اپنے اس خطاب میں نوجوان نسل کے متعلق خاصی پریشانی کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا کہ کتابوں کی بجائے ان لوگوں نے کلاشنکوف ہاتھوں میں لے لئے ہیں۔ اور یہ ہمیں موت کی طرف دھکیلنے والی بات ہے۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر لوگوں نے اکٹھے زندہ رہنا ہے اور اکٹھے مرنا ہے تو پھر ایک دوسرے کے غم اور خوشی میں کیوں نہ شریک ہوا جائے۔

گورنر موصوف نے طلباء کو اس بات کی تلقین کی اور انکے علاوہ دیگر لوگوں کو بھی کہ کلاشنکوف کلچر کی حوصلہ شکنی ہونی چاہیئے اور اس سلسلے میں طلباء کو یہ تلقین کی کہ وہ اپنے آپ کو حصول تعلیم میں مصروف رکھیں۔ نہ کہ ایسے کاموں میں جن کی وجہ سے تعلیمی اداروں کو بند کرنا پڑے۔ آپ نے طلباء کو آپس میں اتحاد کی تلقین کی اور کہا کہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر آپس میں جھگڑ کر ملک کے مستقبل کو خراب کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ آپ نے کالج کی مشکلات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہ مشکلات یقیناً ایک دن حل ہو جائیں گی اس سمپوزیم کے لئے آپ نے ۲۵ ہزار روپے کا عطیہ دیا۔ آپ نے بلڈ بنک کیلئے ایک ریفریجریٹر پیشنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن کو دینے کا وعدہ کیا۔ اور کہا کہ یہ ریفریجریٹر تین دنوں کے اندر اندر انہیں مل جائے گا۔ سندھ کے وزیر صحت عرفان اللہ خان مروت نے بھی اس بات کا وعدہ کیا کہ وہ پیشنٹ ویلفیئر ایسوسی ایشن سنٹر کا دورہ کریں گے۔ اس سے قبل پروفیسر ٹیپو سلطان اور پروفیسر ایم اے علمانی نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی تقریب سے خطاب کیا۔ اس سمپوزیم کو ڈاکٹر خجستہ طلعت جو ۷ فروری کو کسی کی فائرنگ سے ہلاک ہو گئی تھیں کے نام معنون کیا گیا۔ یہ سمپوزیم ۵ سال بعد ڈاؤ میڈیکل کالج میں منعقد کیا گیا ہے۔ پہلا اور دوسرا سمپوزیم ۱۹۸۲ء اور ۱۹۸۴ء میں منعقد کئے گئے تھے۔ اس سمپوزیم میں ۸۸ نمائندے موجود تھے جن سے ۷ کراچی سے باہر کے اور ۷ پاکستان سے باہر کے حصہ لے رہے تھے۔ سمپوزیم کے اخراجات کم کرنے کیلئے لنچ اور ڈنر دوسری جگہوں پر جا کر کھانے کے لئے انتظام کیا گیا تھا۔

ظاہر شاہ کا انکار

گذشتہ دنوں کابل کی حکومت کا تختہ الٹنے کی جو ناکام کوشش ہوئی تھی اس کے بعد صدر نجیب اللہ نے پھر اپنے نمائندے کو ظاہر شاہ کے پاس بھیجا کہ وہ واپس آکر افغانستان کے مسئلے کے حل میں مدد دے۔ ظاہر شاہ نے اس پیغام کے جواب میں کہا کہ ۱۱ سالہ افغان مسئلہ کوئی آسانی سے اور چند دنوں میں حل نہیں ہو سکتا اور جب تک نجیب اللہ جنکی پشت پناہی روس کر رہا ہے صدارت کے عہدے سے الگ نہیں ہو جاتا نہ ظاہر شاہ کابل آنا چاہتے ہیں اور نہ اس مسئلے کا کوئی حل پیش کیا جا سکتا ہے۔ ظاہر شاہ نے یہ بھی کہا کہ حکومت میں شراکت کسی طرح بھی ممکن نہیں ہے۔ اور چاہے حکومت کا عرصہ کتنا ہی محدود کیوں نہ ہو کمیونسٹوں کو اس میں شریک کرنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ موجودہ حکومت ان کے خیال میں غیر قانونی ہے اور اس کے ساتھ شراکت بے معنی۔ انہوں نے یہ بھی کہا۔ اس گیارہ سالہ دور میں دس لاکھ سے زیادہ افغانستانی مارے جا چکے ہیں۔ نجیب اللہ کے پیغام میں یہ بات بھی کہی گئی تھی کہ حکومت کا تختہ الٹنے کی ناکام کوشش یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ ظاہر شاہ کی واپسی میں جو رکاوٹیں تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔ لیکن ظاہر شاہ نے اس بات سے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ ایک رکاوٹ جو نجیب اللہ کے خیال میں دور ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ان کی پارٹی کے ایسے لوگ جو سخت خیالات رکھتے تھے اور جو ظاہر شاہ کے آنے میں رکاوٹ تھے اب الگ کر دئے گئے ہیں اور تختہ الٹنے کی کوشش ناکام ہونے کی وجہ سے وہ خود ہی تنہا رہ گئے ہیں۔ نجیب اللہ کی پارٹی نے ظاہر شاہ کی یہ بات ماننے سے انکار کر دیا ہے کہ پہلے نجیب اللہ حکومت سے دستبردار ہو پھر اس سلسلے میں مسئلے کے حل کی کوشش کی جائے۔

ایڈز کے خلاف مہم

متحدہ عرب امارات میں اس خطرے کے پیش نظر کہ ایڈز کی بیماری پھیل جائے گی۔ حکومت نے خاص طور پر اس کے خلاف مہم کا آغاز کیا ہے۔ وزارت صحت کے اسسٹنٹ انڈر سیکرٹری عبدالوحید جعفر نے کہا کہ چونکہ افریقہ اور ایشیا میں یہ بیماری پھیل رہی ہے اور ان ممالک کے بہت سے لوگ متحدہ امارات میں موجود ہیں اور متعدد خلیج ریاستوں میں بھی اس بات کی ضرورت محسوس کی گئی ہے کہ اس بیماری کے خلاف مہم کی صورت میں یہ کام کیا جائے۔ خلیج کی ریاستوں کے باہر قریبی ملکوں میں بھی یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ متحدہ عرب امارات ان خطوں میں سے ہے (خاص طور پر خلیج میں) جہاں پر ایڈز کی بیماری کے متعلق کھلم کھلا بات تو ہوتی ہے لیکن بیمار لوگوں کے متعلق اطلاع نہیں دی جاتی۔ کل آبادی ۱۶ لاکھ میں سے ۱۰ لاکھ کا معائنہ کیا جا چکا ہے اور ان میں سے ایک ہزار کے مثبت نتائج ہیں۔ یہ تمام لوگ بیرونی ممالک سے آئے ہوئے تھے اس لئے ان کو واپس اپنے اپنے ملک بھیج دیا گیا ہے۔ جہاں تک مقامی لوگوں کا تعلق ہے۔ ان میں ۲۵ ایسے افراد پائے گئے ہیں جنہیں دوسروں کا خون لینے کی وجہ سے یہ بیماری لگی ہے۔

رابطہ پلانٹ اور لیبیا

لیبیا کے سفیر برائے اٹلی نے بتایا ہے کہ رابطہ پلانٹ میں جو آگ لگی تھی اس کے سلسلے میں متعدد افراد کو زیر حراست لیا گیا ہے اس رابطہ پلانٹ کے متعلق لیبیا کا تو یہ کہنا ہے کہ یہاں دوائیں بنتی ہیں لیکن امریکہ اور جرمنی اس بات پر مصر ہیں کہ یہاں زہریلی گیس تیار کی جاتی ہے۔ سفیر رحمان شالغم نے کہا کہ یہ آگ یقیناً ٹیکنیکل سٹاف کے کسی ممبر نے لگائی ہے۔ سفیر کی یہ باتیں اٹلی کی نیوز ایجنسی آنسا (ANSA) نے بتائی ہیں انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس آگ سے بہت زیادہ نقصان ہوا ہے۔ لیکن اس بات کی توثیق نہیں ہو سکی کہ امریکہ کے سرکاری افسروں نے جو یہ کہا ہے کہ اب یہ پلانٹ بالکل بے کار ہو گیا ہے۔ درست ہے غلط۔ کہتے ہیں کہ کسی اور مقصد کے لئے اس سے ایک ہی روز پہلے فرانس کی ایک کمپنی نے جو یوروپین خلائی جہاز کے ذریعے تصاویر لیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ پلانٹ بالکل صحیح سالم ہے۔ جہاں پر اس کیمیکل فیکٹری میں زیادہ اہم کام ہونا ہے وہاں تک آگ کی رسائی نہیں ہو سکی بلکہ اس کے قریب قریب زمین پر آگ کے کوئی نشانات بھی نہیں ہیں۔ البتہ متعلقہ چھوٹی چھوٹی عمارات پر سیاہ دھبے ضرور نظر آتے ہیں۔ یہ وہ عمارات ہیں جہاں مختلف اشیاء سٹور کی جاتی ہیں ان کو دیکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ درحقیقت کچھ ہوا ہی نہیں۔ یہ بات سپورٹس امیج کے نمائندے کرسچین برینڈ نے کہی ہے یہ چھوٹی عمارتیں بڑی عمارت سے ۸۰۰ میٹر کے فاصلے پر ہیں۔ سفیر شالغم نے یہ نہیں بتایا کہ کتنے لوگوں کو زیر حراست لیا گیا ہے۔ نہ ہی یہ بتایا ہے کہ وہ کس کس قومیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ سفیر موصوف صحافیوں کی ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ بعد میں جب سفیر سے کسی نے بات کرنی چاہی۔ تو لیبیا کے سفارت خانے نے کہا کہ معلوم نہیں وہ کہاں ہے اور اس لئے اس سے بات نہیں ہو سکتی۔ پریس کانفرنس کے موقع پر سفیر موصوف نے یہ بھی کہا کہ جو شخص بھی اس آگ کا ذمہ دار قرار پائے گا۔ اسے اسی جگہ پر موت کی سزا دی جائے گی جہاں یہ آگ لگی ہے

آبی راستہ

۱۶۲،۱ ارب ڈالر کی لاگت سے

سعودی عرب نے سعودی عرب اور بحرین کو آپس میں ملانے کے لئے ۲۵ کلومیٹر کا آبی راستہ ۱۹۸۶ء میں تیار کروایا تھا۔ اب سعودی عرب اور مصر کو آپس میں ایک آبی راستے کے ذریعے ملانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ دونوں ملکوں کی ایک ٹیکنیکل کمیٹی نے تجاویز تیار کر کے بتایا ہے کہ اس راستے پر ۵۰۰ ملین ڈالر خرچ آئیں گے اور یہ عقبہ خلیج کے راستے تیار کیا جائے گا۔ شہزادہ سعود الفیصل جو سعودی عرب کے وزیر خارجہ ہیں نے تین روزہ میٹنگ کے بعد ریاض میں اعلان کیا کہ سعودی عرب اور مصر اس معاملے پر نہایت سنجیدگی کے ساتھ غور کر رہے ہیں۔ یہ اعلان اس بات کی پہلی علامت ہے کہ سعودی عرب سنجیدگی کے ساتھ اس پراجیکٹ کی تکمیل چاہتا ہے جو آج تک مصر ہی نے اپنے ذمے لی ہوئی تھی۔ مصری انجینئر سینائے کو تیران کے جزیرے کے ساتھ ملانے کے لئے ایک آبی راستہ تیار کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس طرح یہ راستہ جزیرے کو سعودی عرب سے بھی ملا دے گا۔ مسافت اس راستے کی تقریباً ۱۵ کلومیٹر ہے۔ سعودی پریس ایجنسی نے شہزادہ سعود کی طرف یہ بات منسوب کی ہے کہ مصر اور سلطنت سعودی عرب کو آپس میں ملانے کی پراجیکٹ پر غور کیا جا رہا ہے اور اسی سلسلے میں ایک کمیٹی تشکیل دی جا رہی ہے جس میں دونوں ممالک کے انجینئر حصہ لیں گے۔ مصری ذرائع کا کہنا ہے کہ عرب جزیرہ نما کے ساتھ اس طرح جو رابطہ پیدا ہو گا وہ تجارت اور سیاحت میں آسانیاں پیدا کر دے گا اور مصر کو بہت سے دیگر فائدے بھی حاصل ہوں گے۔

چونکہ اسرائیل کی بڑی بندرگاہ ایلات خلیج عقبہ کے شمال میں اس کے قریب ہی واقعہ ہے۔ اس لئے اسرائیل کو اس راستے کی تکمیل پر کسی طرح بھی خوشی نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ماحولیات کے ماہرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ اسرائیل اس پراجیکٹ کو تباہ کرنے کی کوشش کرے گا۔

خادم البیت کی ضرورت

بیت الحمد جہلم شہر کے لئے صحت مند باہمت خادم البیت کی ضرورت ہے۔ جسے فیملی رہائش کے علاوہ معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا۔ خادم کے لئے سائیکل کا چلانا اور کچھ نہ کچھ پڑھا لکھا ہونا ضروری ہے۔

(ضیاء الحق سیٹھی امیر جماعت احمدیہ
احمدیہ بیت الحمد نیا محلہ جہلم)

ناظمین اطفال کی توجہ کیلئے

ناظمین اطفال خصوصی طور پر جائزہ لیں کہ ان کی مجلس کی کتنی وصولی ہو چکی ہے چھ ماہ گزرنے پر بجٹ میں سے کم از کم نصف وصولی ہو جانی چاہیئے۔ امید ہے اس طرف توجہ فرما کر مرکز میں رپورٹ کریں گے۔

سیکرٹری مال اطفال الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر محمود

میٹرک کے امتحان سے فارغ ہونیوالے طلباء کیلئے

یہ دِن بہت قیمتی ہیں

طالب علم لائق ہو یا نالائق۔ ہمارا نظام تعلیم کچھ ایسا ہے کہ امتحانات سے پہلے کے چند ماہ طلباء پر بڑے سخت گزرتے ہیں۔ اس لیے یہ سختی "بھگت" لینے کے بعد کچھ روز کی فراغت اور سیر و تفریح تو بہر حال طالب علم کا حق ہے جس سے اُسے محروم نہیں کرنا چاہیئے۔ لیکن عموماً دیکھا یہ گیا ہے کہ یہ پہاڑ سر سے اتار لینے کے بعد اکثر طلباء کچھ اس طرح "فارغ البال" ہو جاتے ہیں کہ فراغت اور بے فکری کے ان دنوں کو مہینوں پر پھیلا لیتے ہیں۔ اور یہ چار۔ پانچ ماہ مکمل بے عملی میں گزار کر بعد میں اپنے لیے بہت سی مشکلات پیدا کر لیتے ہیں۔ حالانکہ اگر ذرا سا غور کر کے دیکھیں تو بظاہر فراغت اور بے فکری کا یہ عرصہ اُن کے لیے انتہائی اہمیت کا حامل ہونے کی وجہ سے بڑی فکر مندی کا مطالبہ کرنے والا ہے۔ اور آئندہ کی کامیابیوں کا بہت زیادہ دار و مدار اسی بات پر ہے کہ وہ ان چند مہینوں کو کتنے بھرپور اور پیداواری طریق پر گزارتے ہیں۔

آیئے دیکھیں کہ چار۔ پانچ ماہ کا یہ عرصہ کیوں اہم ہے اور اس سے کس طرح بھرپور فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

۱۔ کالج کی زندگی کا ابتدائی زمانہ یعنی ایف اے اور ایف ایس سی کا دَور کسی بھی طالبِ علم کی زندگی کا اہم ترین اور فیصلہ کُن وقت ہے۔ زندگی کے سفر میں یہ وہ مقام ہے جس میں سمتِ سفر متعین کی جاتی ہے۔ اور انہی دو سالوں کے نتائج سے (استثنائی صورتوں کو چھوڑ کر) یہ طے ہو جاتا ہے کہ طالب علم کی آئندہ علمی و عملی زندگی کس نہج پر اور کس طور سے گزرے گی۔ چنانچہ انتہائی ضروری ہے کہ اس اہم دَور میں داخل ہونے سے پہلے آپ اس کے نشیب و فراز سے ممکن حد تک آگاہ ہونے کی کوشش کریں۔ کالج کی نئی اور اجنبی دُنیا کے بارہ میں بھی معلومات حاصل کر لیں اور اپنے ذہن اور مزاج کا بھی اچھی طرح مطالعہ کر لیں۔

آپ زندگی میں کیا بننا چاہتے ہیں؟ آپ کے اندر کی آواز (جسے صرف آپ ہی بہتر سُن اور سمجھ سکتے ہیں) کیا ہے؟ آپ اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے کس میدان کو موزوں ترین سمجھتے ہیں یا وغیرہ وغیرہ زحمت کے ان دنوں میں ان سوالوں کے جوابات ڈھونڈیئے۔ ہو سکے تو اپنے پسندیدہ شعبہ کے اساتذہ اور دوسرے کامیاب لوگوں سے ملنے کی کوشش کریں۔ وہ آپ کو بہتر طور پر بتائیں گے کہ آئندہ سالوں میں متعلقہ شعبہ میں آپ کے لیے کیا امکانات ہوں گے۔

خواب دیکھنا کوئی بُری بات نہیں کیونکہ خواب ہوں گے تو تعبیر بھی ہو گی۔ لیکن اپنے خوابوں کی دُنیا کو صرف ڈاکٹر انجینئر یا وکیل وغیرہ تک محدود نہ رکھیں۔ یاد رکھیں کہ آج کی دنیا بہت وسیع اور متنوع امکانات کی حامل دنیا ہے۔ محدود میدانوں کو چھوڑ کر نئے اُفق تلاش کرنے کی کوشش کریں اور یہ بات ضرور پیشِ نظر رکھیں کہ آج کے دَور میں وہ تعلیم سب سے بہتر ہے جو آپ کے مستقبل کو صرف ملازمت تک محدود نہ کرتی ہو بلکہ خود اختیاری کی منزلوں کی طرف راہنمائی کرے۔ ایک اور بہت اہم بات یہ ہے کہ کوئی بھی فیصلہ کرتے وقت اپنے آپ سے پورا سچ بولیں۔ آپ کو خود آپ سے بہتر کوئی نہیں سمجھتا۔ اس لیے اگر آپ اپنے اندر کی آواز پر کان دھریں گے۔ اور اپنے آپ سے سچ بولیں گے تو لازماً وہی فیصلہ کریں گے جو آپ کے لیے ہر لحاظ سے بہتر ثابت ہوگا۔

۲۔ اس تمام تر غور و فکر کے بعد اگر آپ نے سائنس کے مضامین اختیار کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے پھر تو فوراً کمربستہ ہو جائیں آپ کے پاس ایک منٹ بھی فالتو نہیں ہے یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ سائنس پڑھنے والے طلباء کی کتنی محدود تعداد کماحقہٗ کامیابی حاصل کر پاتی ہے۔ اور خصوصاً میڈیکل اور انجینئرنگ میں داخلہ کے لیے صرف چند طلبہ ہی مطلوبہ نمبر حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے کبھی غور کیا اس کی کیا وجہ ہے؟ بعض اور وجوہات بھی ہیں مگر اس ناکامی کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ امتحان کے بعد فرصت کے ان چار پانچ مہینوں کو بیکار گنوا دینا ہے۔ آپ کسی بھی طالبِ علم کو جس نے ایف۔ ایس۔ سی میں اعلیٰ نمبر حاصل کیے ہوں۔ پوچھ کر دیکھئے۔ آپ کو ایک بھی ایسا نہیں ملے گا جس نے ان سنہری دنوں کو بھی ضائع کر دیا ہو اور پھر اعلیٰ کامیابی بھی حاصل کر لی ہو۔ وہ سب آپ کو بتائیں گے کہ ہم نے کالج میں داخلہ لینے سے پہلے کے ان دنوں میں ہر مضمون کے پہلے چار پانچ ابواب اچھی طرح پڑھ لیے تھے۔ یاد رکھیئے کہ آپ کے لیے بھی ایسا کرنا انتہائی اہم ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میٹرک تک آپ نے سائنس کے یہ مضامین اُردو میں پڑھے ہیں، لیکن اب ایف۔ ایس۔ سی میں یہ انگلش میں پڑھنے ہوں گے۔ انگلش ہی میں اُستاد سے سُننے ہوں گے اور پھر انگلش ہی میں امتحان بھی دینا ہوگا۔ اُردو سے انگلش میں ہونے والی یہ اچانک "کایا کلپ" آپ کو انتہائی پریشان کر دے گی۔ اوپر سے کالج کے اجنبی مگر کھُلے ماحول کے غیر محسوس سے رُعب بلکہ خوف کے باعث ابتدائی ایک دو ماہ آپ کی ذہنی و جسمانی صلاحیتیں بھی کچھ کُند سی ہوں گی۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ چشمہ لگائے اور گاؤن پہنے بڑے تیز قدموں کے ساتھ پروفیسر صاحب کلاس میں داخل ہوا کریں گے۔ چالیس، پینتالیس منٹ تک فر فر کچھ بولا کریں گے۔ بلیک بورڈ پہ کچھ لکھا بھی کریں گے، کچھ سمجھایا بھی کریں گے مگر آپ کے پلے کچھ نہ پڑے گا آپ اپنی "نئی نکور" قیمتی فائل کو سامنے رکھ کر اُسے گھورا کریں گے اور حیران ہوا کریں گے۔

۳۔ کیا کبھی آپ نے اس بات پر غور کیا ہے کہ اعلیٰ مقام حاصل کرنے اور کامیاب زندگی گزارنے کی خواہش تو ہر ذی ہوش اور ذی عقل انسان رکھتا ہے مگر اس میں کامیاب بہت کم لوگ ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ جس قدر چاہے تفصیل تجزیہ کر کے دیکھ لیں بالآخر یہی ظاہر ہوگا کہ کامیاب اور ناکام ہونے والے لوگوں میں بنیادی فرق مستقل مزاجی کا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے لیے سعی و عمل کا آغاز تو ناکام ہونے والے لوگوں نے بھی کبھی نہ کبھی ضرور کیا تھا۔ بلکہ کامیاب لوگوں سے بھی زیادہ شدومد کیساتھ کیا تھا۔ مگر بدقسمتی سے اُسے مسلسل جاری نہ رکھ سکے اور بہت جلد تھک کر بیٹھ گئے۔ جبکہ کامیاب لوگوں نے وہی کام زیادہ میانہ روی اعتدال اور استقلال کے ساتھ شروع کیا۔ اور بالآخر منزل کو جا لیا۔ تو کسی بھی انسان کا سب سے اعلیٰ اور کامیابی کا ضامن جوہر مستقل مزاجی ہے۔ باقی تمام باتیں اس کے بعد ہیں۔ دینِ حق نے بھی اُنہی کاموں کو پسند فرمایا ہے جن میں میانہ روی ہو اور جو سہولت کے قریب ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کام کو سب سے زیادہ پسند فرماتے تھے۔ جو تھوڑا تھوڑا کر کے مگر تسلسل اور تواتر کے ساتھ کیا جائے۔ یقین جانیئے کہ اعتدال اور استقلال کی عادت وہ جادوئی کُنجی ہے جس سے آپ بڑی سے بڑی کامیابی کا قفل کھول سکتے ہیں۔ پس فرصت کے ان دنوں میں آپ کامیاب لوگوں کی اس بنیادی اور اہم ترین خوبی کو اپنے اندر پیدا کرنے اور راسخ کرنے کی پوری کوشش کریں۔ کیونکہ ممکن ہے کہ آئندہ زندگی میں آپ کو اتنی فراغت اور بے فکری کا دَور پھر کبھی نہ مل سکے۔ اپنے وقت کی متوازن تقسیم کر کے ایک روٹین کی صورت میں پوری پابندی کے ساتھ اس پر عمل کریں۔ سب سے پہلے پنجوقتہ نماز باجماعت کی عادت ڈالیں۔ دیگر بیشمار برکتوں کے علاوہ اس عادت سے آپ کے تمام کام ایک ترتیب میں آجائیں گے۔ پھر نصاب کے ابتدائی اسباق کے ساتھ ساتھ غیر نصابی علمی و ادبی کُتب اور جماعتی رسائل کے مطالعہ کے لیے بھی کچھ وقت مخصوص کریں اور بلاناغہ کچھ نہ کچھ ضرور پڑھیں۔ یہ غیر نصابی مطالعہ نہ صرف آپ کے اعصاب سے نصابی بوجھ اور گھٹن دور کرے گا بلکہ آپ کے ذہن کی زرخیزی میں بھی حیرت انگیز اضافہ ہوگا۔

اسی طرح اگر سہولت میسّر ہو تو آپ روزانہ صرف ایک گھنٹہ صرف کر کے ان مہینوں میں کئی ایک ہنر سیکھ سکتے ہیں۔ ٹائپ سیکھ لیں یا اگر آپ کے شہر میں ادارے موجود ہیں تو اس عرصہ میں کمپیوٹر کا ایک مختصر کورس کر لیں اسی طرح جسمانی ورزش کے کئی کام ہیں۔ تیراکی۔ کشتی رانی۔ سائیکلنگ۔ ہائیکنگ وغیرہ کی طرف توجہ کریں۔ یاد رکھیں کہ مستقبل کے علمی و عملی بوجھ اٹھانے کے لیے آپ کا جسمانی طور پر مضبوط ہونا بہت ضروری ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ دن نہایت اہم ہیں۔ روزانہ کسی نہ کسی کھیل کی عادت ڈالیں۔ اسی طرح صبح کی سیر کا کوئی نعم البدل نہیں ہے اگر آپ نمازِ فجر سے کم از کم ایک گھنٹہ پہلے اٹھنے اور نماز و تلاوت سے فارغ ہو کر باقاعدہ سیر اور ہلکی دوڑ کی عادت پختہ کر لیں تو نہ صرف دن بھر کے تمام کام انتہائی سہولت اور سُبک طبعی سے انجام دے لیں گے بلکہ سحر خیزی کی یہ عادت دوسری بہت سی اچھی عادتوں کی بناء بھی ڈال دے گی۔ الغرض اگر آپ ان دنوں میں علمی، عملی، دینی و دنیاوی، ہر قسم کے متنوع کاموں کو میانہ روی مستقل مزاجی باقاعدگی اور ترتیب کے ساتھ انجام دینے کی پختہ عادت ڈال لیں گے تو آئندہ زندگی میں خدا نے چاہا تو نہ کبھی تلخیٔ معمولات کا شکوہ کریں گے اور نہ ہی تنگیٔ وقت کا گلہ رہے گا۔

باقی صـ۷ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر الدین کمال

حضرت مرزا ناصر احمد صاحب کی یاد میں

(اللہ آپ پر رحمتیں فرماتا رہے)

حضرت امام جماعت کے دل میں نہ صرف اپنی جماعت کے لئے محبت ہوتی ہے۔ بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے بھی ہوتی ہے اور وہ تمام دنیا کی بھلائی اور فلاح کے لئے کوشاں رہتے ہیں۔ اور یہ محبت و شفقت منصب امامت پر فائز ہونے کے بعد تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ودیعت کی جاتی ہے۔ خاکسار چند ایسے واقعات درج کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے جن کا تعلق آپ کی شفقت سے ہے۔

حضرت امام جماعت (الثالث) آخری ایام میں اکثر اسلام آباد آتے تھے اور آپ کا قیام بیت الفضل میں ہوتا تھا۔ آپ کے تشریف لانے کے بعد تمام نمازیں آپ کی اقتدا میں بیت الفضل میں ہی ادا کی جاتی تھیں۔ مغرب اور عشاء کی نمازیں خاکسار کو بھی بیت الفضل میں ہی ادا کرنے کی سعادت ملتی رہی۔

خاکسار نے قائد مجلس راولپنڈی صدر کی حیثیت سے مجلس عاملہ مقامی کا آپ کے ساتھ گروپ فوٹو کھنچوانے کی درخواست کی۔ جو آپ نے ازراہ شفقت قبول فرمالی۔ جب گروپ فوٹو لینے لگے۔ تو ہمارے کیمرہ کی فلیش ہی نہ چلی اور آپ تقریباً پندرہ منٹ سے بھی زائد وقت کے لئے بیٹھے رہے تاکہ فوٹو لیا جاسکے۔ اس امر کو آپ نے قطعاً برا نہیں منایا۔ صرف یہی فرمایا کہ "کیا بات ہے۔ آپ کے کیمرہ کی فلیش ہی نہیں چلتی۔ آخر کار ہم نے بغیر فلیش کے ہی فوٹو لیا۔ ہمارے گروپ فوٹو میں قائد صاحب ضلع بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "کہ آپ تو کل اسلام آباد کی مجلس کے گروپ فوٹو میں بھی موجود تھے۔" جو تربیت کا اعلیٰ رنگ تھا۔

اسی طرح قیادت ضلع راولپنڈی کو بھی آپ نے ازراہ شفقت اپنے ساتھ گروپ فوٹو لینے کی اجازت مرحمت فرمائی۔ خاکسار نے قائد صاحب ضلع سے امرار کے ساتھ آپ کے قدموں میں بیٹھ کر فوٹو کھنچوانے کی اجازت لے لی۔ جب تمام ممبران اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھ گئے۔ تو کچھ دیر کے بعد حضرت صاحب (الثالث) کرسی پر جلوہ افروز ہونے کے لئے تشریف لائے جب آپ کرسی پر بیٹھنے لگے تو میرے پاؤں سے آپ کو ٹھوکر لگی اس پر آپ نے فرمایا۔ "معاف کرنا۔ کہیں آپ کو چوٹ تو نہیں لگی۔" آپ کے اسی فقرہ سے محبت و شفقت کا کس قدر اظہار ہوتا ہے۔

بیت الفضل سے جب آپ ربوہ واپسی کیلئے چلتے تو خاکسار کو بھی آپ کو الوداع کہنے کا موقع ملتا رہا۔ جو نماز فجر کے معاً بعد ہوتا تھا۔ روانگی سے قبل آپ ہر دوست سے مصافحہ فرماتے اور دعا دیتے اس کے بعد سفر پر روانہ ہوتے تھے۔ جب بھی خاکسار سے آپ کی ملاقات ہوتی۔ خاکسار اونچی آواز سے سلام عرض کرتا جس کے جواب میں آپ بھی اتنی ہی اونچی آواز میں جواب دیتے۔ اس کے بعد خاکسار وہ انگوٹھی دکھلانے کے لئے عرض کرتا۔ تو آپ فوراً وہ انگوٹھی آگے کر دیتے اور خاکسار اس کو بوسہ دے دیتا۔

ایک دفعہ خاکسار نے محسوس کیا کہ آپ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔ لیکن آپ نے قطعاً اس امر کا کبھی بھی اظہار نہ فرمایا۔ اور محسوس میں نے اس طرح کیا۔ کہ جب بھی خاکسار اونچی آواز میں سلام عرض کرتا۔ آپ پہلے کی طرح اونچی آواز میں جواب نہ دیتے بلکہ آہستہ آواز میں ہی جواب دیتے جو سنی نہ جا سکتی تھی۔ خاکسار نے آپ کی خدمت میں خط لکھا جس میں تمام حالات تحریر فرمائے۔ جس کے جواب میں آپ نے تحریر فرمایا "کہ آپ صدقہ دیں۔" خاکسار نے اسی وقت صدقہ دیا اور حضور کو لکھ بھیجا کہ حضور خاکسار نے آپ کا خط ملتے ہی فوری طور پر صدقہ دیا ہے۔ بلکہ عرصہ آٹھ ماہ سے باقاعدگی کے ساتھ صدقہ دے رہا ہوں۔ اس کے بعد جب آپ اسلام آباد تشریف لائے۔ تو خاکسار بھی استقبال کرنے والوں میں موجود تھا۔ پہلے کی طرح اونچی آواز میں سلام عرض کی۔ آپ نے بھی جواباً اونچی آواز میں ہی سلام کا تحفہ دیا جس سے خاکسار نے محسوس کیا کہ اب آپ ناراض نہیں ہیں اس کے بعد مصافحہ بھی فرمایا۔

جس وقت آپ کو دل کا دورہ پڑا۔ اس وقت آپ عشاء کی نماز پڑھا رہے تھے خاکسار آپ کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔ ابھی آپ نے سورہ فاتحہ آدھی ہی تلاوت فرمائی تھی کہ آپ پر دل کا دورہ پڑا۔ آپ فوراً بیٹھ گئے اور بقیہ نماز آپ نے بیٹھ کر ہی پڑھائی۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوتے تو آپ کافی تکلیف میں تھے۔ آپ کی پیشانی مبارک پسینہ سے شرابور تھی۔ جب آپ اوپر کی منزل میں جانے لگے تو ایک دوست جلدی جلدی آگے بڑھے اور آپ سے باتیں کرنے لگ گئے۔ آپ نے قطعاً محسوس نہ فرمایا۔ اس شخص سے کافی دیر تک باتیں کرتے رہے۔ حالانکہ ہر شخص یہ محسوس کر رہا تھا کہ اس دوست کو اس وقت حضرت صاحب کی تکلیف کا احساس کرنا چاہیئے تھا۔ کیا محبت و شفقت تھی امام وقت کو کہ اپنی تکلیف کی بھی پرواہ نہ کی۔ اگر کوئی اور شخص ہوتا۔ تو کبھی بھی بات سننا گوارہ نہ کرتا۔ اس کے بعد آپ نماز پڑھانے تشریف نہ لاسکے۔ اور کچھ دنوں کے بعد یہ خدا کا بندہ اپنے پیاروں کو سوگوار چھوڑ کر خدا کے حضور حاضر ہو گیا۔ خدا تعالیٰ کی بے انتہا رحمتیں اور برکتیں ہوں آپ پر۔

جیسا کہ میں نے اوپر لکھا ہے کہ امام وقت کے دل میں محبت و شفقت جو اسکو اسکے بندوں سے ہوتی ہے۔ خدا کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ ہر شخص یہی سمجھتا ہے کہ حضرت صاحب کو مجھ سے ہی زیادہ محبت ہے۔ اس ضمن میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

امام جماعت (الرابع) کے امامت کے منصب پر فائز ہونے سے پہلے خاکسار نے تھوڑی بہت واقفیت کی بناء پر معانقہ کرنے کی کوشش کی جس میں ناکام رہا۔ جب آپ منصب امامت پر فائز ہونے کے بعد اسلام آباد تشریف لائے تو خاکسار نے باوجود وقت نہ ہونے کے آپ سے ملاقات کی اجازت چاہی جو کہ بہت جلد ہی ازراہ شفقت آپ نے منظور فرمالی۔ جب خاکسار ملاقات کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو جہاں آپ نے ملاقات کا شرف عطا فرمایا وہاں بغیر توقع کے آپ نے بڑے پیار سے معانقہ بھی فرمایا اور اس طرح میری پہلی ناکامی از خود ہی آپ کے منصب امامت پر فائز ہونے کے بعد کامیابی میں بدل گئی۔ خدا تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور دینی مہمات میں کامیابیاں و کامرانیاں عطا فرماتا رہے۔

یاد رفتگان

طاہرہ شہباز۔ ربوہ

محترمہ خورشید بیگم صاحبہ

ہماری پیاری دادی اماں جان محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ حاجی فیض احمد صاحب آف گھٹیالیاں یکم جنوری ۱۹۹۰ء کو شام ساڑھے سات بجے رحلت فرما گئیں۔

دادی اماں جان ایک عرصے سے بیمار چلی آرہی تھیں۔ آپ کو تین دفعہ ہارٹ اٹیک ہوئے تھے۔ کچھ عرصہ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہنے کے بعد خدا کے فضل و کرم سے تندرست ہو جاتی تھیں۔ لیکن چوتھا اور آخری ہارٹ اٹیک اتنا اچانک اور مہلک تھا کہ ہمیں مہلت ہی نہ مل سکی۔ آپ نے بڑھاپے میں بھی اپنی بیماری کو جس حوصلے اور صبر سے برداشت کیا وہ قابلِ دید تھا۔ کبھی اپنی زبان پر مایوسی کے کلمات نہ آنے دیئے۔ اس سے پہلے آپ کے پتے کا بھی آپریشن ہو چکا تھا۔

آپ ایک محبت اور شفقت کرنے والی خاتون تھیں۔ بہت نیک سیرت اور پاکباز تھیں۔ آپ ہمیشہ ہمیں نماز و قرآن کی نصیحتیں کرتیں، اچھی اچھی باتیں بتاتی رہتی تھیں، خاص طور پر اجلاسوں پر جانے کی تلقین کرتی تھیں۔ آپ خود تو بوجہ علالت نہ جاسکتیں لیکن واپسی پر ہم سے سارے اجلاس کی کارروائی ضرور سن لیتیں۔

جب بھی حضرت امام جماعت کی VIDEO دکھائی جاتی ہم سے اس جلسے کی بابت سوالات کرتیں۔

آپ صفائی کا خاص خیال رکھتیں۔ آپ انتہائی مہمان نواز تھیں۔ مہمانوں کی خوب خاطر تواضع کرتیں۔ جب کبھی مہمان آتے تو انتہائی محبت و پیار سے اصرار کرتیں کہ آج کا دن رہ لو، پھر اُن سے میٹھی میٹھی باتیں کرتیں۔ آپ کی زبان پر ہر وقت دعائیہ کلمات رہتے تھے۔

وفات سے ایک ہفتہ پہلے آپ نے اپنے گاؤں گھٹیالیاں جانے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن بیماری کے باعث ہم نے انہیں نہ جانے دیا۔ ویسے بھی ہم سب کو ان سے اتنی محبت تھی کہ جُدائی برداشت نہیں ہوتی تھی۔ دادی اماں جان کا اپنا مشفقانہ انداز تھا۔ ہر کسی سے محبت کرنا درویشانہ زندگی گزارنا۔ بچوں کے ساتھ بچوں والا رویہ اور بڑوں کے ساتھ بزرگانہ رویہ اپناتی تھیں۔

کام کرنے والوں کو کبھی نوکر نہ سمجھا ہمیشہ گھر کے فرد کی حیثیت دی۔ کسی کو کھائے پیئے بغیر گھر سے نہ جانے دیتی تھیں۔ ان دِنوں دادی اماں جان کی صحت بہت بہتر تھی۔ نیا سال چڑھنے کی خوشی میں صبح سویرے ہم سب کو جگا کر دعا کروائی کہ "اے خدا یہ سال ہم سب کے لئے مبارک ہو۔ احمدیت کے لئے مبارک ہو۔ یا خدا اس سال ہم اپنے پیارے امام سے مل سکیں۔ اسیران راہِ مولیٰ کو جلد رہائی نصیب ہو وغیرہ وغیرہ۔ دعا کرواتے کے بعد ہم سب کو نصیحتیں کیں۔ اسی شام ساڑھے سات بجے کھانا کھانے کے بعد ہم کمرے میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کی وجہ سے دادی جان ہم سے جُدا ہو گئیں۔ وفات کے وقت اُن کی عمر ۷۰ برس تھی۔

باقی ص۸ کالم ۲ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

○ پاکستان کی سائیکلنگ ٹیم حال ہی میں بھارت، ایران اور متحدہ عرب امارات کا دورہ کر کے واپس لوٹی ہے۔ جہاں بہترین کھلاڑیوں کے ساتھ مقابلے ہوئے۔ خاص طور پر بھارت کے ساتھ بڑا سخت مقابلہ تھا جو پاکستان کی ٹیم نے جیت لیا۔ ان مقابلوں میں کوریا، چین اور جاپان کے کوچز اور ججوں نے تسلیم کیا ہے کہ پاکستان میں ٹیلنٹ کی کمی نہیں ہے اور جو سہولیات دیگر عالمی ٹیموں کو حاصل ہیں۔ اگر پاکستانی ٹیموں کو حاصل ہوں۔ تو دنیا کی بہترین ٹیموں میں اس کا شمار ہونے لگے گا۔

انڑ سائیکلسٹ اور ٹیکنیکل ایڈوائزر مسٹر خالد محمود نے پاکستان سپورٹس بورڈ سے درخواست کی ہے کہ پاکستانی سائیکلسٹوں کو جدید تکنیک سے روشناس کرانے کے لئے انہیں ترقی یافتہ ممالک کے دورے کروائے جائیں اور اندرون ملک بھی ان کی بہتر تربیت کا انتظام کیا جائے۔

○ انٹرنیشنل ہاکی فیڈریشن نے برسلز میں منعقدہ اجلاس میں اس بات کا اعلان کیا ہے کہ ۱۹۹۴ء میں منعقد ہونے والا ورلڈ کپ ہاکی ٹورنامنٹ آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں ہوگا۔

○ قرارداد پاکستان کی گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلے میں پاک یوتھ ویلفئر ایسوسی ایشن کے زیر نگرانی باکسنگ کے مقابلے منعقد ہوئے جس میں نوجوان باکسروں نے شرکت کی اور اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ دانش مصطفیٰ خان نے لائٹ ہیوی ویٹ مقابلوں میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پہلی پوزیشن حاصل کی اور بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

○ نیشنل کرکٹ چیمپین شپ برائے قائد اعظم ٹرافی گریڈ ون کا فائنل ۲۶ر مارچ کو اختتام پذیر ہوا۔

اس کے ساتھ ہی ملک میں ۱۹۹۰-۱۹۸۹ء کا ڈومیسٹک کرکٹ سیزن ختم ہوگیا۔ اس سال اس ٹورنامنٹ میں پی۔ آئی۔ اے یونائیٹڈ بینک، حبیب بینک، پاکستان نیشنل شپنگ کارپوریشن، نیشنل بینک زرعی ترقیاتی بینک، ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن اور پاکو کی ٹیموں نے حصہ لیا۔ یہ مقابلہ پہلی مرتبہ ڈبل لیگ سسٹم کی بنیاد پر کھیلا گیا۔ اس طرح ہر ٹیم کو چودہ چودہ میچ کھیلنے پڑے۔ فائنل مقابلہ یونائیٹڈ بینک اور پی۔ آئی۔ اے کے درمیان کھیلا گیا پی۔ آئی۔ اے نے یونائیٹڈ بینک کو ہرا کر چوتھی بار چیمپئن ہونے کا اعزاز حاصل کیا

بقیہ از صـ ۶ سے آگے

آپ نے اپنی اولاد میں ۳ بیٹے، ۳ بیٹیاں، ۵ پوتے، ۱۲ پوتیاں، ۶ نواسے ۸ نواسیاں یادگار کے طور پر چھوڑی ہیں۔ دادی اماں جان موصیہ تھیں۔ اس وقت وہ بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

بقیہ از صـ ۵ سے آگے

اور آخر میں پھر وہی بات کہ خواب ضرور دیکھیں۔ اچھی اور کامیاب زندگی کے خواب دیکھنا آپ کا حق بھی ہے اور اس عمر کا تقاضا بھی۔ خواب ہی سے خیال اور پھر خیال سے عمل جنم لیتا ہے۔

حقیقت پسند اور بالغ نظر لوگوں کی طرح خواب اور حقیقت کے فرق کو کبھی فراموش نہ کریں۔ یاد رکھیں کہ یہ دُنیا حقیقی اور مادی ہے، خیالی اور اعتباری نہیں۔ اس لیے اس میں خواب کی تعبیر ایک دوسرے خواب سے نہیں بلکہ عمل سے ملتی ہے۔ اور زیاں اور سود کا فیصلہ بھی عمل ہی کی دنیا میں ہوتا ہے۔

پھر آپ تو احمدی نوجوان ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ مستقبل ہمارا ہے۔ بالغ نظری مستقل مزاجی محنت اور دعا کے ہتھیار سجا کر نکلیں گے تو مستقبل یقیناً آپ کا ہے مگر ؎

کام مشکل ہے بہت منزلِ مقصود ہے دُور
اے میرے اہلِ وفا سُست کبھی گام نہ ہو

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم رانا محمد رضوان افضل صاحب ولد رانا محمد افضل صاحب پیپلز کالونی فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲ر مارچ ۱۹۹۰ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود جس کا نام عادل حسنین رکھا گیا ہے۔ وقفِ نو میں شامل ہے نومولود مکرم رانا سلیم احمد صاحب دارالیمن وسطی کا نواسہ ہے۔

احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو درازیٔ عمر عطا کرے۔

شکریہ احباب

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم نصیر احمد صاحب سولنگی (جو کہ ۵ جنوری ۹۰ء کو حرکت قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے تھے) کے انتقال پر کثرت سے احباب نے بالمشافہ۔ بذریعہ ٹیلیفون اور خطوط لکھ کر اظہار ہمدردی فرمایا ہے۔ خاکسار ان تمام احباب کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

نذیر احمد سولنگی
دارالرحمت وسطی ربوہ

○ ہمارے عزیز بیٹے منور احمد (متعلم بی کام) کی اچانک حادثاتی وفات پر ہمارے اعزہ و اقارب اور احبابِ جماعت واہ نے ہمارے پاس تشریف لا کر اور بذریعہ خطوط تعزیت کی ہے ہم ان سب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں اور دُعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور ہمارے اس نقصان کی تلافی فرمائے۔

(بشیر احمد۔ واہ کینٹ)

سانحۂ ارتحال

○ محترمہ بیگم فہمیدہ لطیف شیخ صاحبہ اہلیہ مکرم عبداللطیف شیخ صاحب مورخہ ۱۶ر مارچ ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک صبح اسلام آباد میں بعمر ۶۰ سال وفات پا گئیں۔

آپ کا جنازہ اُسی روز ربوہ لایا گیا۔ جہاں بعد نماز مغرب بیت المبارک میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

موصوفہ نے اپنے پیچھے ۳ بیٹے اور ۳ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ عرصہ دراز سے امریکہ میں مقیم تھیں۔ وفات سے گیارہ دن قبل اسلام آباد آئی تھیں۔

قارئین ان کی بلندی درجات کیلئے دُعا کریں

○ مکرم محمد صادق صاحب ابن حکیم غلام محمد صاحب ٹاہو والی ۲۱ر مارچ کو فضل عمر ہسپتال میں انتقال فرما گئے۔ موصوف کچھ عرصہ مدرسہ احمدیہ کے طالبعلم بھی رہے تھے انڈونیشیا میں بسلسلہ ملازمت آپ کا قیام رہا۔ آپ نے اپنے پیچھے پانچ بیٹے اور چار بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے باسٹھ سال عمر پائی۔ موصوف مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف کے عمزاد تھے۔

احباب سے موصوف کی بلندیٔ درجات اور پسماندگان کے لئے دُعا کی درخواست ہے ان کی بیوہ بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ قارئین ان کی شفایابی کے لئے دُعا کریں۔

ختم قرآن

عزیز سہیل احمد ظفر ابن مکرم کرامت اللہ صاحب نے ۷ سال کی عمر میں اور عزیزہ قدسیہ حمید بنت مکرم حمید اللہ صاحب خالد مربی سلسلہ نے ۶ سال کی عمر میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تقریب ساہیوال میں منعقد ہوئی جس میں مکرم شیخ غلام محی الدین صاحب نے بچوں سے قرآن پاک سنا اس کے بعد مٹھائی تقسیم کی گئی۔ احباب کثیر تعداد میں اس تقریب میں شامل ہوئے اور بچوں کی حوصلہ افزائی کی۔

قارئین سے درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن کریم کے نور سے منور فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

مندرجہ ذیل احباب و خواتین نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے رقوم بھجوائی ہیں۔ قارئین انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۱۔ مکرم قاضی نثار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ بھنڈاری چوک ساہیوال ۔/۱۰۰
۲۔ مکرم عبدالرفیق صاحب برائے عبدالرشید صاحب ربانی ۔/۱۰۰
۳۔ محترمہ عزیزہ سدرہ نورین صاحبہ بنت ملک محمد یوسف صاحب ۔/۲۵
۴۔ مکرم میاں محمد شریف صاحب کوارٹرز تحریک جدید ربوہ ۔/۵۰
۵۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ ناصر آباد ربوہ ۔/۲۰
۶۔ محترمہ امۃ الودود رشید صاحبہ معرفت عبدالرحمٰن صاحب ۸ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور ۔/۴۰۰
۷۔ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ دارالیمن ربوہ ۔/۵۰
۸۔ محترمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل احمد صاحب ۷/۱۴۔ L ، ضلع ساہیوال ۔/۱۰۰
۹۔ مکرم چوہدری ناظر علی خان صاحب صدر جماعت احمدیہ ۶۔ بی ایل کیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد ۔/۸۰
۱۰۔ محترمہ فوزیہ رحمٰن صاحبہ بیت الفضل سانگھڑ سندھ ۔/۱۰۰
۱۱۔ مکرم محمد توفیق قریشی صاحب ایکسٹنٹس ربوہ ۔/۱۰۰
۱۲۔ محترمہ بدر بیر شمس صاحبہ اہلیہ محمود احمد صاحب شمس ٹیکسلا ۔/۲۰
۱۳۔ مکرم شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور ۔/۲۰۰
۱۴۔ مکرمہ اہلیہ ملک سردار خان صاحب C/O ناصر آٹوز قائد اعظم مارکیٹ جیکب آباد ۔/۴۰
۱۵۔ مکرم رشید احمد صاحب بھٹی ۔/۱۰۰
۱۶۔ محترمہ فوزیہ ناصر صاحبہ اٹک ۔/۵۰
۱۷۔ مکرم محمد کشور خان صاحب مردان ۔/۲۰۰
۱۸۔ مکرم مظفر احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید میر پور خاص ۔/۵۰
۱۹۔ مکرمہ نصرت قمر صاحبہ لاہور برائے نفیسہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا محمد صدیق بیگ ۔/۵۰۰
۲۰۔ مکرم عبدالمالک خان صاحب ماڈل کالونی کراچی ۔/۵۰
۲۱۔ مکرم ریاض عباس جعفری صاحب ناروے ۔/۷۰۰
۲۲۔ مکرمہ اہلیہ ملک ناصر احمد صاحب مجوکہ ملتان چھاؤنی ۔/۲۱۰

CLIMAX AIR COMPRESSOR ساختہ انگلینڈ
UNIT TYPE PU 600/19 NO: CPU 959
ENGINE TYPE UE 600/26 NO 345
POWERED BY 6 CYLINDER DIESEL ENGINE

ایئر کمپریسر برائے فروخت

رابطہ: راجہ عبدالرؤف ۶۱ دارالعلوم وسطی ربوہ فون ۵۸۲

ضرورت ہے

ایکسرے اور الٹرا ساؤنڈ کی رپورٹس کے ٹائپ کرنے کیلئے ایک ٹائپسٹ کی ضرورت ہے جس کی سپیڈ کم از کم ۴۰ الفاظ فی منٹ ہو۔ آتے وقت صدر جماعت یا امیر صاحب کا تصدیقی کیریکٹر سرٹیفکیٹ ساتھ لائیں۔

ڈاکٹر اے۔ آر۔ صدیقی ایم بی بی ایس
ڈھون آباد پی او بکس ۲
میر پور خاص سندھ

IHSAN GENERAL STORE
RABWAH

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں تمام مشروبات بکولیبل۔ سپریم چائے بارعایت قیمت پر دستیاب ہیں۔

احسان جنرل سٹور
گولبازار۔ ربوہ

خبریں

ملکی خبریں

○ لاہور میں ریلوے ڈرائیوروں کی تیسرے دن بھی ہڑتال جاری رہی۔ ۲۲ لائنوں پر ٹرینیں بند ہوگئیں۔ مسافروں کو سخت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔

○ تیل کی قیمتیں بڑھنے کے بعد ٹرانسپورٹروں نے ۱۶؍ اپریل سے یکطرفہ طور پر کرائے بڑھانے کا اعلان کر دیا ہے۔ ہر کرایہ ۴ پیسے فی کلومیٹر کی شرح سے بڑھایا گیا ہے۔

○ باخبر ذرائع کے مطابق واپڈا بجلی کے نرخوں میں جو اضافہ کر رہا ہے وہ ۳۰۰ یونٹ سے زیادہ بجلی خرچ کرنیوالوں پر لاگو ہوگا۔

○ سندھ میں سیکورٹی ایجنسیوں نے ۲۳؍ اور ۲۴؍ مارچ کو کراچی حیدرآباد سکھر اور لاڑکانہ کے علاقہ میں ۱۰۰ کے لگ بھگ افراد کو گرفتار کر لیا۔

○ مقبوضہ کشمیر میں حریت پسندوں کے خلاف مظالم کے ردِ عمل کے طور پر آزاد کشمیر میں ہڑتال ہوئی۔

○ ملک غلام مصطفےٰ کھر نے اقبال ٹکا کی برطرفی پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب ہماری منزل قریب آگئی ہے۔

○ کوئٹہ میں ہڑتال کرنے والے سرکاری ملازمین کے جلوس پر پولیس نے آنسو گیس پھینکی۔ ۴۲ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ اپوزیشن کے سربراہ غلام مصطفےٰ جتوئی نے وزیرِ اعلیٰ پنجاب کے مشیر اقبال ٹکا کی برطرفی پر دکھ کا اظہار کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سلسلے پر مسٹر جتوئی نے نواز شریف سے احتجاج بھی کیا ہے۔

○ پنجاب پولیس سابق مشیر وزیرِ اعلیٰ مسٹر اقبال ٹکا کی گرفتاری کے لئے قانونی تقاضے پورے کر رہی ہے۔ ان کے سابق پرائیویٹ سیکرٹری، اسسٹنٹ اور ڈرائیور کی گرفتاری کے لئے چھاپے مارے جا رہے ہیں۔

جوبلی سٹور رحمت بازار ربوہ
رمضان المبارک کے ایام میں
اشیائے خورد و نوش مناسب قیمت پر خرید فرمائیں
کارکنان کیلئے خصوصی رعایت
رانا داؤد احمد

غیر ملکی خبریں

○ روس کے صدر گورباچوف نے ایک بار علیحدگی اختیار کرنیوالی جمہوریہ لتھوانیہ کی پارلیمنٹ سے کہا ہے کہ وہ اعلان آزادی ختم کر دے اور روس کے ساتھ مذاکرات کرے۔ صدر نے اسکے ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اسکے سنگین نتائج ہوں گے۔ لتھوانیہ کے صدر نے روسی صدر کی اس اپیل پر اظہارِ حیرت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس اپیل میں لتھوانیہ کی قوم کیلئے ایک دھمکی پوشیدہ ہے۔ ماسکو، کیف اور جارجیا میں ہزاروں افراد نے لتھوانیہ کے اعلان آزادی کے حق میں مظاہرے کئے ہیں۔

○ زمبابوے کے صدارتی اور پارلیمانی انتخابات میں صدر موگابے اور ان کی جماعت زمبابوے زانو پارٹی نے قطعی اکثریت حاصل کر لی ہے۔ صدر موگابے نے تین کے سوا باقی تمام نشستیں جیت لی ہیں۔

○ رومانیہ میں حزب اختلاف کی نیشنل لبرل پارٹی کے سربراہ وانو کمپانیو نے اعلان کیا ہے کہ وہ ملک کے صدر کے عہدے کے لئے امیدوار ہوں گے۔

○ لندن کے ٹریفالگر سکوائر میں لوگوں نے مقامی ٹیکس کے نفاذ کے بعد زبردست توڑ پھوڑ کی ہے۔ حکومت نے حال ہی میں ایک نیا ٹیکس لاگو کیا ہے جس کا نام پول ٹیکس ہے جو ہر فرد کی تنخواہ پر لاگو ہوگا۔

پتہ